شرح
الحدیث

الشیخ ارشد بشیر مدنی سلمہ اللہ

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani

Hafiz, Aalim, Faazil (Madina University, KSA), MBA.

Founder & Director of AskIslamPedia.com | Chairman: Ocean The ABM School, Hyd.

+91 92906 21633 (whatsapp only)

حدیث نمبر 1

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ، يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِىَ اللهُ عَنهُ ـ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (("إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ")) [1]

ترجمہ: ہم کو حمیدی نے یہ حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ ہم کو سفیان نے یہ حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں ہم کو یحییٰ بن سعید انصاری نے یہ حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ مجھے یہ حدیث محمد بن ابراہیم تیمی سے حاصل ہوئی۔ انہوں نے اس حدیث کو علقمہ بن وقاص لیثی سے سنا، ان کا بیان ہے کہ میں نے مسجد نبوی میں منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زبان سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر عمل کا نتیجہ ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی ملے گا۔ پس جس کی ہجرت (ترک وطن) دولت دنیا حاصل

---

(1) (صحیح البخاری،کتاب الوحی ، بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[باب نمبر:1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء کیسے ہوئی،حدیث نمبر :1و54و2529و3898و5070و6689و6953۔ وصحیح مسلم :1907[4927]۔ وسنن ابوداود:2201۔وسنن الترمذی:1647۔ وسنن النسائی:75۔ وسنن ابن ماجہ :4227

www.abmqurannotes.com

کرنے کے لیے ہو یا کسی عورت سے شادی کی غرض ہو۔ پس اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کے لیے ہو گی جن کے حاصل کرنے کی نیت سے اس نے ہجرت کی ہے۔

شرح حدیث

اسباق حدیث:

1. نیت دل سے کی جاتی ہے زبان سے اس کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی نیت کے کوئی کلمات ثابت ہیں
2. نیت کی دوقسمیں ہیں ، نمبر ایک : خاص صرف اللہ کی خوشنودی کےلئے نیت کرنا۔ عبادات میں نیت کرنا جیسا کہ غسل کرنے سے پہلے جسم کی صفائی کی نیت کرنا جنابت کی صفائی کی نیت کرنا ،حیض ونفاس کی صفائی کی نیت کرنا
3. کوئی بھی عمل نیت کے بغیر مکمل نہیں ۔
4. مسلمان کو اپنی نیت کی اصلاح کرتے رہنا چاہئے ۔
5. نیت اگر صحیح ہے تو ہر عمل باعثِ اجروثواب بن جاتا ہے ۔
6. اس حدیث کو ثلث الاسلام کہا گیا ہے۔
7. امام شافعی کا قول ہے: اس میں فقہ کے 70 ابواب ہیں ،
8. ایک قول (ابن مندہ) کے مطابق یحیی بن سعید انصاری سے 340راویوں نے روایت کیا، جبکہ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں 100 سے کچھ زائد رواۃ ملتے لیکن 340 نہیں۔
9. یہ سند بعد کے دور میں مشہور ہوگئی۔ شروع میں ایک ہی راوی ہیں جو عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، یہ حدیث آحاد کی قبیل سے ہے۔عقائد اور احکامات میں آحاد سے حجت لی جا سکتی ہے۔
10. امام بخاری نے شروعات خبر آحاد سے کی ہے اور آخری روایت بھی خبر واحد ہے۔
11. ائمہ اسلام اور محدثین کا جو طریقہ رہا ہے وہ امام بخاری رحمہ اللہ نے بتایا ہے آحاد میں۔
12. یہ حدیث صحیح بخاری میں سات مقامات پر آئی ہے۔
13. اسے حدیث غریب کہتے ہیں کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ

www.ahmquranotes.com

سے علقمہ کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا۔علقمہ سے روایت کیا صرف محمد بن ابراہیم التیمی نے، ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے اس کے بعد یہ حدیث مشہور ہوگئی۔

14. یہ حدیث غریب وفرد ہے ؛ اور اس کو شیخین نے روایت کیا ہے جس سے اسکی صحت اعلی درجے کی ہوجاتی ہے۔
15. سبب ورود میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا کہ اس حدیث کا سبب یہ ہے کہ ایک شخص جسے مہاجر ام قیس کہتے ہیں عورت کی خاطر ہجرت کی، لیکن بات ایسی نہیں ، ابن حجراور ابن رجب رحمہ اللہ علیہما کہتے ہیں ہم نے سارے طرق جمع کیے لیکن ہمیں ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا، اس لیے ایسا کہا جاسکتا ہے کہ بعد میں یہ واقعہ ہوا ہو اور تطبیقا اس حدیث کو ذکر کیا گیا ہو۔تو یہ واقعہ تطبیق کی قبیل سے ہے نہ کہ سبب ورود کی قبیل سے۔
16. اس حدیث کی اہمیت کے لیے اتنا کافی ہے کہ امام بخاری نے اس حدیث سے اپنی کتاب کا آغاز کیا۔
17. عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ تصحیح نیت کے لیے یہ حدیث بڑی اہم ہے ؛ ہر حدیث کی کتاب اسی سے شروع کرنی ہے۔
18. بعض علماء کہتے ہیں کہ اسلام پانچ حدیث پر گھوم رہا ہے؛ پہلی انما الاعمال بالنیات ہے دوسری من احدث فی امرنا ھذا تیسرا الحلال بین والحرام بین
19. امام ابو داود رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے پانچ لاکھ حدیثیں جمع کی ہیں اس میں سے چار ہزار آٹھ سو حدیثیں سنن ابی داود میں شامل کی اس میں سے چار حدیثیں کافی ہیں: من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ، انما الاعمال بالنیات، لا یومن احدکم حتی یرضی لأخیہ ما یرضی لنفسہ، الحلال بین والحرام بین۔
20. "من عمل عملا لیس علیہ امرنا" یہ ظاہری اعمال کا ترازو ہےاور باطنی اعمال کا ترازو "انما الأعمال بالنیات" ہے۔
21. "انما "أداۃ حصرہے ، اعمال جمع عمل ہےعمِل یعمَل عملا۔ النیۃ تطلق علی الإرادۃ والقصد والعزم، اصطلاحا: اعتقاد القلب فعل الشیئ من غیر التردد۔
22. فائدۃ النیۃ: عادات اور عبادات میں فرق نیت ہی سے ہوتا

www.abhqurannotes.com

ہے۔عبادات بھی مختلف ہیں تو ان میں فرق بھی نیت سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ یہ فرض کی دو رکعت ہے یا سنت کی دو رکعت ہےنیت ہی سے فرق ہوتا ہے۔

23. ”انما الاعمال“ یعنی اعمال صحیح ،معتبر اور مقبول ہوتے ہیں نیت کی بنیاد پر، یعنی اعمال شرعیہ نیت کے محتاج ہیں۔ اور جو عادات ہوتی ہیں وہ نیت کی محتاج نہیں۔

24. اعمال اللسان والجوارح ان تمام کے لیے نیت شرط ہے۔ جبکہ اعمال القلوب کے لئے نیت شرط نہیں ،اعمال ترکیہ کے لیے نیت شرط نہیں جیسے ازالۂ نجاست ۔

25. ”الایمان بضع و سبعون شعبۃ“ عادات و خصال کسی میں 69 کہا گیا کسی روایت میں 79 ۔ یہ اعمال کرنے پر انسان کا ایمان ان شاء اللہ مکمل ہوتا ہے۔

26. ابن حجر فرماتے ہیں کہ بنیادی طور یہ اعمال 69 ہیں لیکن اگر جزئیات میں چلے جائیں تو 79 ہوجاتے ہیں۔

27. نیت کے ذریعہ کوئی بھی عمل ثواب والا بناسکتے ہیں۔ مثلا انسان کھاتا پیتا اور سوتا ہے لیکن اگر نیت ہو کہ جو کھارہا ہے تاکہ عبادت بجا لاسکوں تویہ کھانا بھی ثواب ہوگا۔ اور نیت کی خرابی کی وجہ سے وہ عمل غیر قابل قبول ہوجاتا ہے۔

28. قواعد فقہیہ میں اس کے22 فقہی نکات بیان کئے گئے ہیں کہ نیت کا فقہی اعتبار سے کیا اثر پڑھتا ہے بیان کیے گئے ہیں وہاں رجوع کرلیں۔

29. اخلاص کی اہمیت پر شیخ قحطانی کی کتاب "نور الاخلاص" ضرور پڑھنی چاہیے۔

30. اخلاص پر بھر پور توجہ دینی چاہیے کہ ہر عمل خالص اللہ کے لیے ہواور محمد ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقہ کے مطابق ہو۔

31. قواعد فقہیہ میں ہم نے پانچ بڑے قواعد جس پر 4000 فقہی قواعد کا انحصار ہے بیان کیے ہیں انہی میں سے ایک ”انما الاعمال بالنیات“ کو سامنے رکھ کر ہی بنایا گیا ہے ”الامور بمقاصدھا“ کہ مقصد اور قصد کیا ہے اس کا بڑا اثر پڑھتا ہے انسان جو بولتا ہے یا کرتا ہے اسی کی بنیاد پر فقہی مسائل مرتب ہوتے ہیں۔

32. نیت اچھی ہو تو اس کا اثر دور دور تک جاتا ہے لیکن اگر نیت درست نہ ہو تو اللہ اس کا اثر زائل کردیتے ہیں ۔

33. ایمان کے بعد قبول عمل کی شرائط میں اخلاص اور موافقت شریعت ہونا ضروری ہے۔

34. اس سند میں ایک نکتہ یہ ہے کہ یہ حدیث مکی ہے تو اس کے راوی بھی امام بخاری نے مکی منتخب کیے ہیں جیسے حمیدی رحمہ اللہ سفیان رحمہ اللہ ۔

راویوں کا تعارف:

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ، يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللهُ عَنهُ

1: - (الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ)عبداللہ بن زبیر الحمیدی قرشی اسدی مکی ،امام حمیدی امام بخاری رحمہ اللہ کی استاذ ہیں آپ مکہ کے رہنے والے تھے ، اور آپ کا انتقال 219ھ مکہ مکرمہ میں ہوا(الجرح وتعدیل الابن ابی حاتم:113،112/11)

2: - (سُفْيَانُ)سفیان ابن عیینہ بن میمون مکی کوفی(ثقة حافظ حجة) ،آپ کی پیدائش:107ھ اور وفات:198،مقامِ وفات مکہ ، آپ کو "محدث حرم المکی " بھی کہا جاتا ہے آپ کا قیام مکہ ، شام اور کوفہ میں رہاہے ۔

3: - (يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيُّ)

یحییٰ بن سعید انصاری مدنی بغدادی ، آپ کی ولادت 70ھ میں سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور میں ہوئی ، آپ نے سیدناانس اور کئی صحابہ کرام سے حدیث کی سماعت کی ہے آپ مدینہ منورہ کے قاضی اور مفتی تھے ، آپ کی وفات :143ھ الہاشمیہ کے مقام میں ہوئی ۔

اساتذہ: - سیدنا انس رضی اللہ عنہ ۔سیدنا اسعد بن زرارہ انصاری رضی اللہ عنہ ۔ سیدنا حارث بن ربعی سلمی رضی اللہ عنہ۔

تلامذہ: - اسماعیل بن علیہ ۔ حماد بن زید، وغیرہ۔

4: - (مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ) محمد بن ابراہیم بن حارث التیمی قرشی مدنی ۔

ان کے دادا الحارث بن صخر مہاجرین میں سے تھے اور وہ سیدنا ابوبکر صدیق کے چچا زاد بھائی تھے۔

ولادت:45ھ

وفات:119ھ(ابوحسان الزیادی نے آپ کی تاریخِ وفات119ھ لکھی ہے ۔ بعض نے 120ھ لکھی اور خلیفہ بن خیاط نے 121ھ تاریخِ وفات لکھی ہے)

مقامِ وفات : مدینہ المنورہ

جن لوگوں سے آپ نے حدیث کی سماعت کی : سیدنا اسامہ بن زید۔سیدنا ابوسعید الخدری۔ سیدنا جابر ابن عبداللہ ۔ رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین میں سے علقمہ بن وقاص رحمہ اللہ وغیرہ سے آ پ نے حدیث کی سماعت کی ہے ۔

آپ سے جن لوگوں نے حدیث کی سماعت کی ان میں سے کچھ یہ ہیں:یحییٰ بن سعید انصاری،ہشام بن عروۃ، یحیی بن ابی کثیر اور امامِ اوزاعی میں ان شامل ہیں ۔

5:- (عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ) علقمہ بن وقاص بن محصن اللیثی العتوری مدنی

کنیت : ابو یحییٰ

ولادت: سیدنا علی کی دورِ خلافت میں آپ کی ولادت ہوئی ۔

وفات : عبدالملک بن مروان کی حکومت آپ کی وفات ہوئی۔

مقامِ وفات: مدینہ المنورہ ۔

اساتذہ: سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا،وغیرہ۔

تلامذہ: موسیٰ بن عقبہ۔ عبدبن حمید۔ محمد بن حارث التیمی ، وغیرہ۔

6: - (عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ) امیر المؤمنین سیدنا عمر ابن الخطاب قرشی العدوی مدنی

ولادت : 40قبلِ ہجرت
وفات:23ھ
مقامِ وفات: مدینہ المنورہ۔
خلیفہ ثانی، لقب فاروق ، عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں، احد العمرین نبیﷺ نے دعا کی تو آپ کے حق میں قبول ہوئی، علانیہ ہجرت کی، نبی ﷺ کے ساتھ سارے اہم واقعات میں شریک رہے، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد آپ کا مرتبہ ہے اسلام میں، ابو بکر نے جو پلان دیا تھا اس کو Execute کرنے والے بعد کے چاروں خلیفہ رہے یعنی عمر، عثمان، علی، حسن رضی اللہ عنہم اور آج پچاس سے زائد ممالک میں اسلام کا جو پرچم لہرارہا ہےوہ خلفاء راشدین کی محنتوں کا نتیجہ ہے اللہ نے برکت دی تھی، عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں "ادارہ – management" پر بڑا کام ہوا ؛ شام عراق مصر جیسے ممالک فتح کیے ہیں، ہجری کیلینڈر کا آغاز کیا ہے، دواوین کی ترتیب کی ہے، گورنر کا مضبوط نظام بنایا جس سے حکومت مستحکم ہوتی ہے۔

www.abmqurannotes.com

حدیث نمبر 2

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ: قُلْتُ لِسُهَيْلٍ: إِنَّ عَمْرًا حَدَّثَنَا، عَنْ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِيكَ ، قَالَ: وَرَجَوْتُ أَنْ يُسْقِطَ عَنِّي رَجُلًا، قَالَ: فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِي سَمِعَهُ مِنْهُ أَبِي، كَانَ صَدِيقًا لَهُ بِالشَّامِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(("الدِّينُ النَّصِيحَةُ"، قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلَّهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَعَامَّتِهِمْ ".)) [2]

ترجمہ: سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نے سہیل سے کہا کہ عمرو نے ہمیں قعقاع کے واسطے سے آپ کے والد سے حدیث سنائی (سفیان نے کہا:) مجھے امید تھی کہ وہ (مجھے خود روایت سنا کر) ایک راوی کم کر دے گا (چنانچہ سہیل نےکہا) میں نے اسی سے یہ روایت سنی جس سے میرے والد سے سنی، وہ شام میں ان کا دوست تھا۔ (محمد بن عباد نے کہا) پھر سفیان نے ہمیں سہیل کے واسطے سے عطاء بن یزید کی حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سےروایت سنائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " دین خیر خواہی کا نام ہے۔" ہم (صحابہ رضی اللہ عنہ) نے پوچھا: کس کی (خیر خواہی؟) آپ نے فرمایا: " اللہ کی، اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، مسلمانوں کے امیروں کی اور عام مسلمانوں کی (خیرخواہی۔)"

---

(2) (صحیح مسلم، کتاب الایمان، بَابُ بَيَانِ أَنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ[باب نمبر :23] دین خیرخواہی کا نام ہے،حدیث نمبر :55[196]۔وسنن ابوداود:4944۔وسنن النسائی:24022و2403)
یہ حدیث ابوہریرہ □سے بھی مروی ہے دیکھئے:(مسنداحمد:7959۔وسنن النسائی :4204،4205۔ وسنن الترمذی: 1926)

www.abmquranmotes.com

شرح حدیث

اسباق حدیث:

1. دین خیر خواہی کا نام ہے ۔
2. علمائے کرام پر نصیحت کرنا اور عوام الناس کی خیرخواہی چاہنا فرض ہے ۔
3. باعمل عالمِ دین ازخودقوم وملت کےلئے خیرخواہی اور نصیحت کا ذریعہ ہے ۔
4. عادل حکمران قوم وملت کےلئےخیرخواہی کا ذریعہ ہے ۔
5. خوارج کاراستہ گمراہی کا راستہ ہے ،اسلام نصیحت کی آڑمیں فتنہ وفساد کی اجازت نہیں دیتا ۔
6. دیگر اقوامِ عالم غیر مسلمانوں کی خیرخواہی ، اسلام کی بنیادی تعلیمات کا حصہ ہیں ۔
7. جن ممالک میں مسلمان اکثریت میں ہیں ان پر غیر مسلم اقلیتوں کی خیرخواہی فرض ہے
8. دین سے مراد اسلام ہے۔
9. نصیحت کا معنی ہے اخلاص اور بذل الوسع فی ارادۃ الخیر؛ کسی کے خیر چاہنے میں وسعت کے ساتھ محنت کرنا۔
10. النصح کا معنی ہے الخلوص؛ یعنی گندگی سے پاک کرتے ہوئے فائدہ پہنچانا۔
11. اللہ سے نصیحہ یہ ہے کہ اخلاص رہے توحید الوہیہ، توحید ربوبیہ اور توحید اسماء وصفات میں۔[3]
12. کتاب میں نصیحہ کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کی حفاظت میں محنت کرے[4]اور قرآن میں تدبر کرے[5] اور تعلم[6](اسکے الفاظ معانی سیکھیں) اور عمل اور دعوت اور صبر
13. رسول سے نصیحہ کا مطلب یہ ہے کہ: تصدیق نبوت، قبول دعوت، آپ نے جو حکم دیا اس کو بجا لانا اور جس سے روکا اس سے رک جانا،

(3) علوم العقیدہ میری کتاب ہے ضرور مطالعہ کریں

(4) قرآن کا حفظ کیسے کریں اس پر میں نے ایک مختصر کتاب لکھی ہے ضرور مطالعہ کریں

(5) اس پر میں نے ایک کتاب لکھی ہے اہداف و اسباق قرآن ضرور مطالعہ کریں

(6) 6000 ہزار الفاظ پر میری کتاب ہے چھ جلدوں میں ضرور مطالعہ کریں

www.apnyurannotes.com

دل سے بھی مان لینا، رسول سے آگے نہیں بڑھنا، احترام کرنا، مدد کرنا، مدد کرنا، جان ومال سے دفاع کرنا، سنتوں کو زندہ کرنا۔

14. ائمۃ المسلمین سے مراد علماء بھی ہوسکتے ہیں اور حکام بھی ہوسکتے ہیں۔ ان کے ساتھ خیرخواہی اور دعا کرنا چاہیے، ان کےخلاف فتنہ فساد، چغلی غیبت نہیں کرنا چاہیے۔ اور جو علماء ہیں دینی امور میں ان سے رہنمائی لینا چاہیے ان کی اطاعت کرنا چاہیے جب وہ قرآن و صحیح حدیث سے معاملہ پیش کریں۔ ادب واحترام کرنا،
15. عامۃ المسلمین :ان کو صحیح راستہ دکھانا چاہیے ان کو دھوکا نہیں دینا چاہیے۔ اپنے لیے جو پسند کرتے ہوں ان کے لیے بھی وہ پسند کریں۔ بڑوں کا احترام کرنا بچوں پر شفقت کرنا، حق المسلم علی المسلم ست پر عمل ۔
16. "الدین النصیحہ" دونوں معرفہ ہیں اس سے اہمیت بتانا مقصود ہے نہ کہ حصر جیسے الحج عرفۃ کہا گیا۔
17. نصیحہ یعنی کہ نصحت العسل: صفائی کے ساتھ شہد نکالنا؛ خالص خیرخواہی دنیوی غرض ،احسان جتانا نہ ہو۔
18. آداب نصیحت: 1اخلاص، 2چھپائے نہیں، 3مناسب اسلوب حکمت و موعظت اختیار کرے، 4اکیلے میں کرے نصیحت کرے نہ کہ فضیحت۔
19. شیخ عبد المحسن العباد فرماتے ہیں: یہ حدیث امام بخاری نے نقل نہیں کی سوائے باب میں ذکر کئے اس لیے کہ صالح للاحتجاج ہے البتہ ان کی شرط پر نہیں ہے اس لیے ذکر نہیں کیے۔
20. تمیم الداری کی حدیثیں صحیحین میں نہیں ہے سوائے اس ایک حدیث کے جو صحیح مسل میں ہے۔
21. تین مرتبہ آپ نے حدیث کے الفاظ دہرائے؛ یہ مسلم میں نہیں مستخرج ابی عوانہ میں ہےاور صحیح ہے۔

www.abmquarannotes.com

راویوں کا تعارف:

1:- (مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ) محمد بن عباد بن الزبرقان مکی ، کنیت ابو عبداللہ ، یہ مکہ اور بغداد میں رہائش پزیررہے 234ھ بغداد میں ان کی وفات ہوئی

2: - (سُفْيَانُ) سفیان ابن عیینہ بن میمون مکی کوفی(ثقة حافظ حجة) ،آپ کی پیدائش:107ھ اور وفات:198،مقامِ وفات مکہ ، آپ کو "محدث حرم المکی " بھی کہا جاتا ہے آپ کا قیام مکہ ، شام اور کوفہ میں رہاہے ۔

3: - (لِسُهَيْلٍ)سہیل بن ذکوان مدنی ، ان کی شہرت سہیل بن ابی صالح السمان سے ہوئی ہے ، اور ان کی کنیت ابویزید تھی ، اور یہ مدینہ کے رہنے والے تھےاور ان کانتقال مدینہ میں ہوا۔

4:- (عَمْرًا) عمروبن دینار جمحی مکی،ان کی کنیت ابومحمد تھی، اور یہ مکہ کے رہنے والے تھے ان کا شمار کبار تابعین میں سے ہوتا ہے اور یہ سن 46ہجری میں پیدا ہئے (تذکرۃ الحفاظ:100/1)بعض نے ان کی پیدا کا سن 45ہجری بتایاہے ، آپ کا انتقال سن 126ہجری میں ہوا۔

5: - (الْقَعْقَاعِ)قعقاع بن حکم کنانی مدنی ،یہ مدینہ کے رہنے والے تھے، سن 101ہجری میں ان کا انتقال ہوا،امام ابن منجویہ رحمہ اللہ نے ان کاشمار رجال مسلم میں کیا ۔اساتذہ:زین العابدین،ذکوان ابی صالح السمان،ابویونس تیمی۔تلامذہ: زید بن اسلم عدوی مدنی ، سہیل بن ابی صالح ذکوان،قاضی ابویوسف۔

6:- (عَنْ أَبِيكَ) ذکوان ابوصالح السمان الزیات مدنی، یہ تابعی تھے اور مدینہ کے رہنے والے تھےکوفہ اور عراق میں بھی یہ رہائش پذیر رہے ، سن 101ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

اساتذہ: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا۔سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

تلامذہ:ابوعمروبن العلاء الخزاعی المازنی۔ عمروبن دینار۔ عطاء بن ابی رباح۔ عبداللہ بن مقسم قرشی مدنی۔

7:- (عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ)عطاء بن یزیدابویزید اللیثی الجندعی مدنی ۔ ان کی کنیت ابومحمد تھی ۔ یہ 23ہجری میں پیدا ہوئے اور 105ہجری میں انتقال ہوا یہ تابعی تھے مدینہ کے رہنے والے تھے مدینہ کے علاوہ شام کے علاقوں اور خصوصاً دمشق میں بھی انہوں نے رہائش اختیار کی تھی۔

8 : - (تَمِيمٍ الدَّارِيِّ)تمیم بن اوس الداری الشامی ، کنیت ابورقیہ۔سیدناتمیم داری ایک جلیل والقدر صحابی ہیں آپ نے 9ہجری میں اسلام قبول کیا تھا دجال اور جساسہ کی حدیث بھی آپ سے مروی ہیں ائمہ محدثین کہتے ہیں کہ سیدنا تمیم داری سے تقریبا سو سے زائد حدیثیں مروی ہیں ،ابونعیم کہتےہیں سیدنا تمیم داری اسلام سے قبل فلسطین کے عیسائی راہب ہواکرتے تھے اور نہایت ہی عبادت گزار شمار کئے جاتے تھےیہ مدینہ منورہ اور شام میں رہائش پذیر رہے اور آپ کی وفات ملک شام ہوئی ۔

www.abmquranpics.com

حديث نمبر 3

حَدَّثَنَا إِسْحَاق بْنُ مَنْصُورٍ ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ، حَدَّثَنَا أَبَانُ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى ، أَنَّ زَيْدًا حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (("الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ"، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو، فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا".)) [7]

---

(7) (صحيح مسلم، كتاب الطهارة، بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ[باب نمبر : 1]وضو كى فضيلت كا بيان، حديث نمبر :223[534]. أخرجه:والترمذي (3517)، والنسائي في «الكبرى» (9996)، وأحمد (5/ 342، 343، 344)، والدارمي (653)، وابن أبي شيبة في «مصنفه» (1/ 6 و11/ 45)، وفي «الإيمان» (121) بتحقيقي، وأبوعبيد في «الطهور» (35)، والبيهقي في «السنن الكبرى» (1/ 42)، وفي «الخلافيات» (12، 13)، وفي «معرفة السنن والآثار» (1/ 184)، وفي «الشعب» (12/ 2453، 2548)، وفي «الاعتقاد» (ص176)، وأبوأحمد الحاكم في «شعار أهل الحديث» (21)، وابن الجوزي في «التحقيق» (170)، وابن منده في «الإيمان» (211)، والمروزي في «الصلاة» (435، 436)، والبغوي في «شرح السنة» (148)، وابن سعد في «الطبقات» (4/ 358)، وأبوعوانة (600)، والطبراني في «الكبير» (3423)، وفي «مسند الشاميين» (2874)، واللالكائي في «شرح أصول اعتقاد أهل السنة» (1619)، والخلال في «السنة» (1510)، وابن عساكر في «تاريخه» (57/

www.abmqurannotes.com

ترجمہ: " ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ الحمد للہ ترازو کو بھر دیتا ہے۔ سبحان اللہ اور الحمد للہ آسمانوں سے زمین تک کی وسعت کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے۔ صدقہ دلیل ہے۔ صبر روشنی ہے۔ قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے ہر انسان دن کا آغاز کرتا ہے تو (کچھ اعمال کے عوض) اپنا سودا کرتا ہے، پھر یا تو خود آزاد کرنے والا ہوتا ہے خود کو تباہ کرنے والا"۔

شرح حدیث

اسباق حدیث:

1. دین اسلام میں پاکیزگی کی اس قدر اہمیت ہے کہ پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔
2. پاکیزگی کا بنیادی اور آسان طریقہ وضو ہے۔
3. نمازکے لئے پاکیزگی شرط ہے۔
4. "الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ"حدیث کے یہ الفاظ جامع ترین کلمات میں سے ہیں
5. ظاہری اور باطنی پاکیزگی کی اہمیت اس حدیث سے بہت واضح ہوجاتی ہے۔
6. طہارت[8]کے فضائل:
   a. وضو کے ذریعہ قیامت کے دن چمک حاصل ہوگی۔ (صحیح بخاری: 136)
   b. وضو آدھا ایمان ہے۔(سنن ترمذی: 3517، صحیح)
   c. وضو کرنے والے کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ (مسلم: 229)
   d. وضو کرنے سے جسم کے سارے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ (مسلم: 244)

---

244)، وابن أبي عاصم في «السنة» (1100)، وأبونعيم في «المستخرج» ومن طريقه ابن حجر في «نتائج الأفكار» (1/ 48- 49)، وغيرهم. من طريق يحيى بن أبي كثير عن زيد أبي سلام عن أبي مالك الأشعري مرفوعًا به)

(8) طہارت پر میری کتاب آنے والی ہے 500 صفحات پر اس سے آپ استفادہ کرسکتے ہیں۔

www.abmquran notes.com

e. جو مسلمان وضو کرے اور کھڑا ہو کر دو رکعتیں نماز ادا کرے اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے۔(مسلم: 234)
f. قیامت کے دن مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو کا اثر پہنچے گا۔(مسلم: 250)
g. سختی اور تکلیف میں وضو کامل طور پر کرنے سے گناہ مٹ جاتے ہیں اور اس سے درجات بلند ہوتے ہیں۔(مسلم: 251)
h. وضو کرنے والوں میں بروز قیامت ایسے آثار نمایاں ہوں گے کہ انہیں پہچان لیا جائے گا کہ وہ امت محمد ہیں۔ (مسلم: 249)
i. ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وضو آدھا ایمان ہے۔(سنن ترمذی: 3517)
j. اور وضو کی محافظت صرف مومن کرتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ: 277)

7. الطهور - بالضم: التطهر ، وبالفتح : الماء الذي يتطهر به
8. صحت صلاۃ کے لیے طہارت شرط ہے۔
9. طہارت کی دو قسمیں ہیں: طہارت معنویہ اور طہارت حسیہ
10. طہارت معنویہ کا مطلب ہے انسان توحید پر قائم رہے اور پاک رہے شرک وکفر اور نفاق سے، چغلی غیبت اور غش سے، انسان کا باطن پاک رہے۔
11. طہارت حسیہ یعنی ظاہری طہارت ازالۃ النجاسۃ، حکمی طہارت رفع حدث، انسان پر غسل یا وضو ضروری ہو تو وہ غسل اور وضو کرلے اسے حکمی طہارت کہا جاتا ہے۔
12. نصف الایمان کا لفظ تو ضعیف ہے لیکن معنی صحیح ہے شطر میں اس کا معنی آجاتا ہے۔
13. ایمان سے مراد یہاں نماز ہے۔ نماز ادا کرنا ایک حصہ ہے تو پاکی حاصل کرنا ایک حصہ ہے تب ہی نماز مکمل ہوتی ہے۔ جو طہارت کے بغیر نماز پڑھ لے تو وہ غیر معتبر ہے۔ اس لیے جب بھی کتابیں لکھی جاتی ہیں طہارت اور صلاۃ ایک ساتھ لکھی جاتی ہیں۔
14. ایمان کبھی اسلام کے معنی میں آتا ہے کبھی نماز کے معنی میں آتا ہے کبھی ارکام ایمان کے معنی میں آتا ہے۔
15. طھر نکلا ہے طھُر یطھُر طُھر باب نصر ؛ پاک کرنا۔

www.abmquarnnotes.com

16. امام شافعی اور امام نووی نے تعریف بیان کی ہے : اصطلاح میں طھور کا مطلب ہے نجاست کا ازالہ اور حدث کو رفع کرنا۔ طہارت کی ضد ہے نجاست۔
17. ازالہ نجاست میں بدن، جگہ اور کپڑا تینوں شامل ہے۔
18. نجاست کسے کہتے ہیں اور اسے زائل کیسے کرتے ہیں ان معاملوں پر کتابوں میں سیر حاصل بحث کی جاتی ہے ان کا پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔
19. ”طلب العلم فریضۃ“ میں طہارت کا علم بھی شامل ہے ۔ یعنی طہارت کا علم حاصل کرنا اور اس کے مسائل جاننا فرض ہے۔
20. برا انجام ہے جو نجس سے نہیں بچتا۔ اور قبر کا عذاب ہے

راویوں کا تعارف:

1: (إِسْحَاق بْنُ مَنْصُورٍ) اسحاق بن منصور بن بہرام الکوسج، ابویعقوب المروزی یہ ترکمانستان کے شہر مرومیں سن 171ہجری میں پیداہوئے اورسن251ہجری میں مروترکمانستان،نیشاپور ایران میں وفات پائی ، نیشاپور ایران، حجاز، عراق، ملک شام اور دمشق میں وقتاً فوقتاً رہائش اختیار کی ۔
اساتذہ: سفیان ابن عیینہ، وکیع بن جراح، عبدالرازاق بن ہمام ، وغیرہ
تلامذہ: امام مسلم، عبداللہ بن احمد ابن حنبل ، احمد بن فضالہ ، وغیرہ
2: (حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ) حبان بن ہلال ابوحبیب الباہلی کنانی بصری سن 130 ہجری میں یہ پیدا ہوئے اور سن 216ہجری میں عراق کے شہر بصرہ میں فوت ہوئے یہ مستقل طورپ یہ بصرہ ہی میں رہے ۔
اساتذہ: شعبہ بن حجاج، حماد بن سلمہ بصری ، ابوعوانہ الوضاح بن عبداللہ الیشکری۔
تلامذہ:حماد بن الحسن بن عنبسہ، احمد بن الحسن بن خراش، سفیان بن زیاد بن آدم۔
3: (أَبَانٌ) ابان بن یزید عطار ، ابویزید،بصرہ کے رہنے والے ، سن 160ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔
اساتذہ: قتادہ بن دعامہ السدوسی۔ عمروبن دینار ۔ہشام بن عروہ بن الزبیر، وغیرہ
حبان بن ہلال ابوحبیب الباہلی۔وکیع بن جراح۔سہیل بن بکار، وغیرہ۔
4: (يَحْيَى)یحییٰ بن ابی کثیر صالح بن المتوکل ابونصر الطائی،،یہ تابعی ہیں، سنن 129ہجری میں یمامہ کے مقام پر ان کا انتقال ہوا،مدینہ منورہ، یمامہ اور بصرہ میں یہ مقیم رہے ۔
اساتذہ: جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہما۔ محمد بن عبدالرحمن الزہری۔وغیرہ
تلامذہ: شعبہ بن حجاج۔سعید بن سنان البرجمی۔سری بن یحییٰ ، وغیرہ۔
5: (زَيْدًا)زید بن سلام بن مطور الحبشی دمشقی(تابعی)۔
اساتذہ:ابومالک الاشعری رضی اللہ عنہ۔ حارث الاشعری رضی اللہ عنہ ۔ عبد الرحمن بن شبل الانصاری رضی اللہ عنہ، وغیرہ
تلامذہ: یحیی بن ابی کثیر الطائی۔ معاویہ بن سلام الحبشی۔ یزید بن نعیم الاسلمی، وغیر
6 : (أَبَا سَلَّامٍ) مطورحبشی الاسود ابوسلام،تابعی، ان کی وفات مدینہ منورہ میں سن 103ہجری میں ہوئی
7: (أَبِي مَالِكٍ الأَشْعَرِيِّ)کعب بن عاصم ابومالک الاشعری شامی۔
مزنی کہتے ہیں کہ صحیح بات یہ ہے کہ وہ ابومالک الاشعری ہیں جن سے عبدالرحمن بن غنم نے روایت بیان کی ہے اور وہ اپنی کنیت سے جانے جاتے ہیں اور یہ اپنے نام سے مشہورہیں کنیت سے نہیں ، جس کسی نے بھی کنیت کے بارے میں کتاب لکھی ہے انہوں نے یہی کنیت بیا ن کی ہےیعنی کہ ابو مالک، ان کتابوں کو لکھ نے والوں میں نسائی ، دولابی ، ابواحمد حاکم، ابواحمد نے اس سلسلے میں بڑی لمبی بحث کی ہے ۔
امام ابن حجر عسقلانی رحمہ نے الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ میں ان کا نام کعب بن عاصم اشعری بیان کیا ہے ۔امام بغوی کہتے ہیں کعب بن عاصم مصر میں مقیم تھے ۔
ان کے نام میں اختلاف پایاجاتا ہے جیسا کہ بعض نے ان کا نام کعب بن مالک بیان کیا ہے ۔ بعض نے کعب بن عاصم

www.abmquranotes.com

ذکر کیاہے ۔اور بعض نے عبید کہاہے ۔اور بعض نے الحارث کہاہے ۔ واللہ اعلم

حدیث نمبر 4

حَدَّثَنَا إِسْحَاق بْنُ مَنْصُورٍ ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ، حَدَّثَنَا أَبَانٌ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى ، أَنَّ زَيْدًا حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (("الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ"، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو، فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا".)) [9]

ترجمہ: " ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ الحمد للہ ترازو کو بھر دیتا ہے۔ سبحان اللہ اور الحمد للہ آسمانوں سے زمین تک کی وسعت کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے۔ صدقہ دلیل ہے۔ صبر روشنی ہے۔ قرآن تمہارے حق

---

(9) (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ[باب نمبر : 1]وضو کی فضیلت کا بیان، حدیث نمبر :223[534])

www.ahlulquran notes.com

میں یا تمہارے خلاف حجت ہے ہر انسان دن کا آغاز کرتا ہے تو (کچھ اعمال کے عوض) اپنا سودا کرتا ہے، پھر یا تو خود آزاد کرنےوالا ہوتا ہے خود کو تباہ کرنے والا"۔

اس حدیث کی مکمل تخریج حدیث نمبر تین میں گزرچکی ہے ۔
اس حدیث کے راویوں کا تعارف حدیث نمبر تین میں گزرچکاہے ۔

شرح حدیث

اسباق حدیث:

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اندھیری راتوں میں مسجدوں کی طرف چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن پورے نور کی خوشخبری دے دو“۔(ابوداود:561، صححہ البانی)

1. نماز بندۂ مومن کےلئے نور ہے ۔
2. نماز بندۂ مومن کے لئے دل کا نور ہے ۔
3. نماز بندۂ مومن کے لئے چہرے کا نور ہے ۔
4. نماز بندۂ مومن کے لئے قبر کا نور ہے ۔
5. نماز بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے ۔
6. نماز کے ذریعے سے دل کے وسوسے دورہوتے ہیں ۔
7. نماز پڑھنے والوں کے چہرے پرنور ہوتے ہیں ۔
8. قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا
9. اسی وجہ سے نماز کو نور کہاگیا ۔
10. الصلاۃ نور کا ایک مطلب نور فی القلب اور اللہ کی معرفت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اقم الصلاۃ لذکری
11. فحشاء اور منکر سے بچ جاتا ہے۔
12. اللہ کی مدد کا ذریعہ ہے۔ واستعینوا بالصبر والصلوۃ
13. نور فی الحیاۃ، نور فی القبر، نور فی الحشر ہے صلاۃ۔
14. نماز قائم کرنے سے دین قائم کرلیتا ہے۔
15. نماز میں قران پڑھتا ہے نور علی نور کہ علمی نور اور عملی نور جمع ہوگیا۔

www.aboutquran notes.com

16. غرا محجلین قیامت میں نور ہوگا۔
17. جہنم سے بچے گا، ما سلککم فی سقر کا جواب دینگے نماز نہیں پڑھتے تھے۔
18. بالنور التام یوم القیامہ کہا گیا۔
19. یہ نور ہے مطلب یہ نور ملنے کا سبب ہے۔
20. کونسی نماز نور ہے؟ جو صحیح طریقہ سے ادا کی جائے، خشوع و خضوع کے ساتھ (شروط ،واجبات وارکان اور سنن قولیہ وفغلیہ جاننا ضروری ہے)

www.abmqurannotes.com

حدیث نمبر 5

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (("الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".)) [10]

ترجمہ: ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے لیث نے بیان کیا، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں سالم نے خبر دی، اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، پس اس پر ظلم نہ کرے اور نہ ظلم ہونے دے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے، اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی ایک مصیبت کو دور کرے، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک بڑی مصیبت کو دور فرمائے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے عیب چھپائے گا۔

---

(10) (صحیح البخاری، کتاب المظالم، بَابُ لاَ يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلاَ يُسْلِمُهُ[باب نمبر: 3 کوئی مسلمان کسی مسلمان پر ظلم نہ کرے اور نہ کسی ظالم کو اس پر ظلم کرنے دے، حدیث نمبر :2442، طرفه في:6951)

شرح حدیث

اسباق حدیث:

1. ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے لہذا وہ اپنے بھائی کی خبر رکھے خصوصاً مشکل اوقات میں ۔
2. جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی مسلمان بھائی کےلئے بھی پسند کریں ، ایمان کا یہی تقاضا ہے ۔
3. جوکوئی مسلمان اپنے دیگر مسلمان بھائیوں کو بھائی نہ سجھے تو اس کے ایمان میں کمی ہوجاتی ہے ۔
4. اس حدیث کو معاشرے میں نافذ کرنے سے معاشرہ ایک بہترین معاشرہ بن جاتاہے ۔
5. حب فی اللہ کی اہمیت بیان کی جارہی ہے۔
6. مصیبت میں اپنے بھائی کو اکیلا نہ چھوڑ دے۔
7. اخوت کی بڑی اہمیت ہے اس کو پامال نہ کرے۔
8. اخوت کو " کالبنیان "اور "کالجسد "سے تعبیر کیا گیا۔ جس سے اس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔
9. بھائی چارگی قائم کرنا بڑی چیز ہے۔ نبی ﷺ نے انصار و مہاجرین میں بھائی چارہ قائم کرایا تھا۔
10. یہ حدیث خبریہ ہے لیکن اس میں حکم دیا جارہا ہے۔ یعنی امر ہے بھائی سمجھے۔
11. واعتصموا بحبل اللہ جمیعا اور تعاونوا علی البر والتقوی ان آیتوں کو سمجھیں گے تو اس حدیث کو مزید سمجھنے میں مدد ملے گی۔
12. ولا تباغضوا ولا تناجشوا والی حدیث سے بھی مزید سمجھنے میں مدد ملے گی۔
13. انی حرمت الظلم علی نفسی فلا تظالموا، حدیث مفلس، مفتاح خیر --- ان حدیثوں سے سبق ملتا ہے کہ اسلام اخوت پر کتنا ابھارتا ہے۔

www.abmquirannotes.com

14. لوگوں میں بہترین وہ ہے جو انفع للناس ہو فائدہ پہنچانے والا۔
15. خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کو تسلی دیتی ہیں ان کاموں سے جو وہ لوگوں کے لیے کیا کرتے تھے اور کہا اللہ آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔
16. سبب ورود: مسند احمد میں ہےوائل بن حجر اور ان کے دوست جارہے تھے دشمنوں نے پکڑ لیا ، دوست نے کہا اللہ کی قسم یہ ہمارے بھائی ہیں تو دشمنوں نے چھوڑ دیا۔ بعد میں نبی ﷺ سے کہا کہ ہم نے ایسا کہہ دیا تو آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں المسلم اخو المسلم مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہی ہوتا ہے۔
17. اسے جب مدد کی ضرورت ہو تو اسے اکیلا نہ چھوڑا جائے۔

راویوں کا تعارف:

1: (يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ)یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر ابوزکریا قرشی مخرومی مصری۔ آپ 154ہجری میں پیدا ہوئے اور آپ کا انتقال سن 231ہجری میں ہوا ، آپ مصر کے رہنے والے تھے ۔
اساتذہ: عبداللہ بن لہیعہ بن عقبہ حضرمی مصری۔ امام مالک ۔ حماد بن زید ، وغیرہ ۔
تلامذہ:محمد بن عبداللہ نمیر۔احمد بن سیار۔عبدالرحمن بن معاویہ بن عبدالرحمن عتبی طبری مصری، وغیرہ ۔
2: (اللَّيْثُ) لیث بن سعد بن عبدالرحمن الفہمی مصری، ابوحارث،
ولادت :94ھ
وفات:175ھ
آپ مصر کے رہنے والے آپ کی پیدائش مصر میں ہوئی اور انتقال بھی مصر میں ہوا۔
اساتذہ:ہشام بن عروہ بن الزبیر ۔محمد بن مسلم بن تدریس۔ عطاء بن ابی رباح، وغیرہ۔
تلامذہ: عنبسہ بن خارجہ ۔ عبداللہ بن وہب بن مسلم فہری۔ عبداللہ بن مبارک، وغیرہ ۔
3: (عُقَيْلٍ) عقیل بن خالد بن عقیل ایلی مصری ، ابو خالد،لقب :صاحب الزہری،۔
وفات:144ھ
آپ مصر کے تھے اور مدینہ منورہ میں بھی رہائش اختیار کی ،آپ کی وفات مصر کے شہر قسطاط میں ہوئی ۔
اساتذہ: سالم بن عبداللہ ابن عمر بن خطاب۔ ابن شہاب الزہری۔سلمہ بن کہیل بن حصین۔ ہشام بن عروہ، وغیرہ
تلامذہ: عبداللہ بن لیہعہ ۔ مفضل بن فضالہ۔نافع بن یزید الکلاعی، وغیرہ۔
4: (ابْنِ شِهَابٍ)محمد بن مسلم بن عبیدللہ بن شہاب الزہری قرشی مدنی ، ابوبکر (تبع تابعی)۔
ولادت :52ھ
وفات:124ھ
آپ زیادہ تر مدینہ منورہ میں رہے اور مکہ مکرمہ بھی رہائش اختیار کی اور ملک شام کا سفر بھی کیا اور آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ہی ہوئی ۔
اساتذہ: سالم بن عبداللہ ابن عمر بن خطاب۔ عمر بن عبدالعزیز الاموی۔ سعید ابن المسیب ، وغیرہ۔
تلامذہ:سفیان ابن عیینہ۔ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج الاموی۔مسلم بن خالد بن فروۃ، وغیرہ
5 : (سَالِمًا) سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب العدوی قرشی مدنی ،ابوعبیداللہ ،ابوعبداللہ ، ابوعمر(تابعی)۔
وفات: آپ کی وفات مدینہ منورہ میں 106ھ میں ہوئی ۔
رہائش: مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ اور بلادِ شام میں آپ کی رہائش رہی ۔
اساتذہ: عبداللہ ابن عمررضی اللہ عنہما،ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا،سعید بن المسیب ، وغیرہ۔
تلامذہ: ابن شہاب الزہری۔مالک بن دینار۔ صالح بن کیسان، وغیرہ ۔
6: (عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) جلیل وقدر صحابی۔

www.alimquranotes.com

www.abmqurannotes.com

حدیث نمبر 6

((احفظ لسانك))

اپنی زبان کی حفاظت کرو۔

حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، ح وحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ , مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: (("أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ"))[11]

ترجمہ: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! نجات کی کیا صورت ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اپنے گھر کی وسعت میں مقید رہو اور اپنی خطاؤں پر روتے رہو“ ۔

شرح حدیث

اسباق حدیث:

1. اس حدیث میں زبان کی اہمیت بتائی گئی ہے ۔
2. جب زبان کو قابومیں نہیں رکھا جاتا ہے تو اس سے فتنہ وفساد پیداہوتے ہیں ۔
3. زبان سے جب بھی کوئی بات نکلے اس میں خیرہونا چاہئے ۔
4. جو لوگ اپنی زبان کو قابومیں نہیں رکھتے ان لوگوں سے دور رہنا بہترہے ۔
5. انسان ہونے کے ناطے زبان سے کچھ نہ کچھ نکل جاتا ہے لہذا رب

---

[11] (سنن الترمذی، کتا ب الزہد، بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ] باب نمبر : 58] زبان کی حفاظت کا بیان، حدیث نمبر :2406- تخریج الحدیث: «تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: 9928)، وانظر مسند احمد (148/4)، و (259/5) (صحیح) (یہ سند مشہور ضعیف اسانید میں سے ہے، لیکن شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، دیکھیے الصحیحة، رقم: 890)»

www.abmquarannotes.com

تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے رہنا چاہئے ۔

6. احفظ لسانک یہ الفاظ ہوبہو ترمذی میں نہیں البتہ صحیح الجامع الصغیر اور شیخ البانی نے صحیح کہا ۔
7. اخلاق حسنہ یہ ہے کہ آدمی اپنی زبان کی حفاظت کرے۔
8. دنیا اور آخرت میں مقبول و سالم بننے کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنی زبان کی حفاظت کرے۔
9. سبب دخول جہنم بھی زبان ہے اور سبب دخول جنت بھی زبان ہے۔
10. لغوکلام سے اپنے آپ کو بچائے کہ غلطیوں میں پڑنے کا امکان ہوتا ہے۔
11. جھوٹ ، غیبت ، چغلی، آڑے نام، جھگڑا، گالی گلوچ، تہمت، جھوٹی قسم، لعن طعن یہ سارے گناہ حاصل ہوتے ہیں زبان کی وجہ سے۔
12. من صمت نجا کہا گیا۔
13. اسلام میں داخلہ کے لیے کلمہ پڑھنا ہوتا ہے زبان کے ذریعہ اس سے اہمیت واضح ہوتی ہے۔خروج اسلام کا ذریعہ بھی زبان بن سکتی ہے۔ زبان سے نکاح قبول کرتا ہے نکاح کرنے والا۔
14. زبان کی حفاظت کیسے کریں؟ بولنے سے پہلے تولنا، دوست ان کو بنائیں جو جھگڑالو نہ ہوں اخلاق والے ہوں زبان خراب نہ ہو، اپنے نفس کو اچھي عادت ڈالنے سے زبان اچھی بن جاتی ہے، اچھے کاموں میں وقت لگائے جیسے تلاوت ، ذکروغیرہ تاکہ زبان کی ہلاکتوں سے محفوظ رہے۔اللہ دیکھ رہا ہے یہ فکر انسان کے زبان کی حفاظت کرتی ہے ، فکر آخرت ممد ومعاون ہے ہر بول کا جواب دینا پڑے گا۔

www.alquirannotes.com

حدیث نمبر 7

حَدَّثَنِي يَحْيَي بْنُ يَحْيَي ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (("لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ ".))[12]

امام مالک نے ابن شہاب سے، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو اور اللہ کے بندے (ایک دوسرے کے) بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے تعلق ترک کیے رکھے۔"

شرح حدیث

اسباق حدیث:

1. نبی کریمﷺ نے خصوصی طورپر حسد سے بچنے کی تعلیم دی ہے ، معوذتین اور دعاواذاکار بتائے ہیں ۔
2. حسد کی وجہ بندہ اللہ تعالیٰ سے بدگمان ہوجاتاہے ۔
3. قصۂ ہابیل وقابیل کی وجہ ،حسد ہے ۔
4. حسد اعمال کی بربادی کا سبب۔
5. حسد خاندان اور قبیلہ کی تباہی کی وجہ ۔
6. حسد کی تین قسمیں ہیں پہلی قسم اور دوسری قسم حسد ِممنوع ہے: 1۔ کسی کی نعمت کے زوال کی تمنا کرنا، 2۔ زوال کی تمنا کے

---

(12) (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ،والادب،بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ[نمبر باب: 7]حسد اور بغض اور دشمنی کا حرام ہونا،حدیث نمبر :2558[6526])

www.abmquranotes.com

ساتھ سازش بھی کرنا اسے گرانے کی، 3۔ دعا کرنا اللہ سے کہ اسے جو دیا ہے مجھے بھی عطا کر(یہ ممنوع نہیں ہے جب اس کے زوال کی تمنا نہ ہو)

7. حسدل ایک کیڑے کا نام ہے جو انسان کا خون چوستا ہے اور جب اڑنا چاہتا ہے تو اڑ نہیں پاتا ؛ اس نے اپنے آپ کو بھی تکلیف دی اور سامنے والے کو بھی تکلیف دی۔
8. حسد کی وجہ سے خاندان بکھر جاتے ہیں، ہابیل اور قابیل کے واقعہ میں حسد کارفرما تھا۔ ابلیس کو مردود کرنے والا عمل حسد ہے۔
9. حسد کے بعد تکبر اور پھر شہوت اس سے ستر بداخلاقیاں جنم لیتی ہیں جو جہنم میں داخل کرتی ہیں۔
10. ابن قیم رحمۃ اللہ چار اشیاء کو گناہوں کی جڑ بتاتے ہیں ؛ حسد، تکبر، غصہ اور شہوت۔ انہیں میں نے ایک شعر میں کہا ہے:

”معوقات طریق الحقوق اربعة   الکبر والحسد والغضب والشھوة“

راویوں کا تعارف:

1: (يَحْيَي بْنُ يَحْيَي)یحییٰ بن یحییٰ بن بکر بن عبدالرحمن حنظلی المروزی، تمیمی نیسابوری،کنیت: ابوزکریا۔
ولادت:142ھ
وفات:226ھ
مقاماتِ رہائش: نیشاپور،خراسان،حجاز،عراق،بلادِ شام اور مصر۔
اساتذہ: یحیی بن متوکل مدنی۔ حفص بن غیاث۔ لیث بن سعد،وغیرہ۔
تلامذہ: امام مسلم۔اسماعیل بن اسحاق بن ابراہیم بن مہران ۔امام مروزی، وغیرہ
2: (مَالِكٍ) امام مالک؛ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامربن عمرو الاصبحی الحمیری تمیمی قرشی مدنی ،کنیت:ابوعبداللہ،
لقب: امام دارالہجرۃ
ولادت:89ھ
وفات:178ھ
رہائش : مدینہ۔
اساتذہ:سعید ابن المسیب۔ابوایوب سختیانی۔ حسن البصری، وغیرہ
تلامذہ:امام شافعی۔سفیان الثوری۔ ابوداودطیالسی، وغیرہ
3: (ابْنِ شِهَابٍ)محمد بن مسلم بن عبیدللہ بن شہاب الزہری قرشی مدنی ، ابوبکر (تبع تابعی)۔
ولادت :52ھ
وفات:124ھ
آپ زیادہ تر مدینہ منورہ میں رہے اور مکہ مکرمہ بھی رہائش اختیار کی اور ملک شام کا سفر بھی کیا اور آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ہی ہوئی ۔
اساتذہ: سالم بن عبداللہ ابن عمر بن خطاب۔ عمر بن عبدالعزیز الاموی۔ سعید ابن المسیب ، وغیرہ۔
تلامذہ:سفیان ابن عیینہ۔ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج الاموی۔مسلم بن خالد بن فروۃ، وغیرہ
4: (أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ)انس بن مالک بن نضر بن ضمضم بن زید بن حرام انصاری نجاری خزرجی رضی اللہ عنہ، کنیت ابوحمزہ، ابونضر۔
لقب:ذولادنین۔
ولادت : آ پ کی ولادت ہجرت سے کچھ سال پہلے ہوئی تھی۔
وفات:93ھ

www.abmqurannotes.com

مقامِ وفات: مدینہ منورہ
رہایش:مدینہ منورہ ، بصرہ، بلادِ شام، بحرین۔
تلامذہ: قتادہ بن دعامہ۔ عمر بن عبدالعزیز۔ ضحاک بن مزحم، وغیرہ

حدیث نمبر 8

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ هُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْصِنِي، قَالَ: ((" لَا تَغْضَبْ" فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ:" لَا تَغْضَبْ".))[13]

ترجمہ: مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو ابوبکر نے خبر دی جو ابن عیاش ہیں، انہیں ابوحصین نے، انہیں ابوصالح نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے آپ کوئی نصیحت فرما دیجئیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ نہ ہوا کر۔ انہوں نے کئی مرتبہ یہ سوال کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ نہ ہوا کر۔

شرح حدیث

اسباق حدیث:

1. دشمنی ، انتقام کے جذبات دل کا خون کھولنے اور دماغ گرم ہونے کا نام غصہ ہے ۔
2. غصہ کی بہت ساری قسمیں ہیں ان میں سے بعض بڑی قسمیں جبلی ، وہبی اور کسبی کہلاتی ہیں۔
3. جب انسان غصہ میں ہوتا ہے تو اس کو اپنی زبان پر بھی قابو نہیں ہوتا نتیجہ میں گالی اور دل ٹوٹنے والے کلمات نکلتے ہیں ۔
4. یہ بات معروف ہے کہ غصہ روکنے کی طاقت انسان کے اندر نہیں ہوتی

(13) (صحیح البخاری، کتاب الادب، بَابُ الْحَذَرِ مِنَ الْغَضَبِ [باب نمبر: 76] غصہ سے پرہیز کرنا اللہ تعالیٰ کے فرمان (سورۃ شوریٰ) کی وجہ سے، حدیث نمبر :6116۔وسنن الترمذی:2020)

www.abmqurannotes.com

لیکن احتیاطی تدابیر کو بروئے کار لاکر غصہ پر قابوپایاجاسکتا ہے ۔

5. تمام ایسے اقوال اور افعال سے دور رہنا چاہئے جس کی وجہ سے غصہ آتا ہے ۔
6. غصہ کو قابومیں رکھنے کےلئے ان اسباب کو اختیار کرنا چاہئے :دوسروں کی زبان سے نکلی ہوئی کڑوی اور اذیت ناک باتوں کو برداشت کرنا ، صبر کرنا،بہترین اخلاق کو اپنانا،صبر وتحمل نیز حلم اور بردباری سے کام لینا،یہ وہ اساب ہیں جس کي وجہ سے لوگ غصہ کے فتنہ سے بچ جاتے ہیں ۔
7. طاقتور انسان وہ نہیں جو اپنے مدمقابل کو پچھاڑدے اور چِت کردے بلکہ حقیقی طاقت ور انسان وہ جو اپنے نفس پر قابو پالے (حدیث)
8. غصہ ایک محمود ہے اور ایک مذموم ہے۔ اگر غصہ دنیوی برےمقاصد کےلئے ہے تو براہے اگر اللہ کےلئے اور حق کےلئے ہے تو ایسا غصہ برانہیں ۔
9. غصہ شیطانی صفت ہے لہذا اللہ تعالی سے پناہ طلب کرتے رہناچاہیئے ۔
10. جو صحابہ اعلی مراتب کے تھے انہیں نبی ﷺ نے کبھی غصہ سے سمجھایا لیکن جو بدو صحابہ تھے آپ نے انہیں پیار سے سمجھایا۔ علماء نے نکتہ بیان کیا: تبلیغ میں اس بات کی رعایت کرنی چاہیے کم علم اور جاہلوں پر غصہ نہ دکھائے ۔
11. بہت سے علماء قرب الموت رو پڑے پوچھا گیا تو بتایا جوانی میں میں نے غصہ میں فلاں کو کیا کیا کہہ دیا مجھے ڈر ہے کہ اللہ مجھے پکڑ نہ لے۔
12. سیرت سے تعلیم یہ ہے کہ غصہ والی طبیعت سے دور رہے آپ ہمیشہ مسکراتے ہنس مکھ ہونا چاہیے تند مزاج نہیں۔
13. تین مرتبہ کلمات دہرایا گیا اس کی اہمیت کے لیے۔
14. اسباب غصہ یعنی ایسے افراد ، ایسی جگہوں اور ایسے کاموں سے دور رہو جو غصہ دلاتی ہیں۔
15. غصہ سے پرہیز کرنے کے کسی کتاب میں 50 فوائد ذکر ہیں تو ایسی کتابیں پڑھتے رہنا چاہیے تاکہ غصہ کنٹرول میں رہے۔
16. دنیا میں بہت سے قتل کے پیچھے غصہ کارفرما ہوتا ہے۔
17. مسکراہٹ مفتاح خیر ہے۔

www.alhaqqurannotes.com

18. امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ”حسن الخلق بترک الغضب“ غصہ چھوڑنے سے حسن اخلاق پیدا ہوتا ہے۔
19. جو حق پر ہوتے ہوئے غصہ چھوڑ دے اللہ اسے حور عطا کرینگے۔
20. نبی ﷺ نے فرمایا جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا چھوڑدے اس کا میں جنت کی کیاریوں میں انتظار کر رہا ہوں۔
21. پہلوان وہ نہیں جو کشتی میں کسی کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصے میں اپنے آپ پر کنٹرول رکھے۔
22. علاج: قلت حرکت کرے یعنی کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، بیٹھا ہو تو لیٹ جائے لیکن آج الٹا ہوتا ہے اٹھ جاتا ہے مارنے لگ جاتا ہے۔
23. سکوت اختیار کرے، غصہ جاتا رہے گا۔
24. وضو سے متعلق علماء نے بتایا حدیث میں اس کا ذکر نہیں۔
25. دعا کرے اعوذباللہ خوب پڑھے۔ یہ اس کا علاج ہے۔

راویوں کا تعارف:

1: (يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ) یحیٰ بن یوسف بن ابی کریمہ الخراسانی الزمی ۔
کنیت ابویوسف ، ابوزکریا۔
وفات:226ھ
مقامِ وفات: بغداد۔
رہائش: زم ، بغداد، الری، خراسان۔
اساتذہ: حفص بن غیاث۔عبداللہ بن ادریس الاودی۔محمد بن سلمہ باہلی، وغیرہ۔
تلامذہ:امام بخاری۔محمد بن یحییٰ الذہلی۔ابن ابی دنیا القرشی ، وغیرہ۔
2: (أَبُو بَكْرٍ هُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ)ابوبکربن عیاش بن سالم الاسدی الحناط ، المقری ۔
ولادت:100ھ
وفات:193ھ
رہائش:کوفہ ، عراق۔
اساتذہ: حمید الطویل ۔ سلیمان بن مہران۔ ابی الہذیل حصین بن عبدالرحمن السلمی، وغیرہ۔
تلامذہ: القاسم بن سلام۔عمر بن حفص بن غیاث۔ اسحاق بن ابراہیم بن مخلد، وغیرہ
3: (أَبِي حَصِينٍ)عثمان بن عاصم بن الحصین الاسدی الدمشقی۔
کنیت :ابوالحصین۔
وفات :127ھ
رہائش: کوفہ ، عراق، دمشق۔
اساتذہ: ابوعمرو عامر بن شراحیل۔شقیق بن سلمہ۔ ذکوان ابی صالح السمان الزیات مدنی، وغیرہ۔
تلامذہ: شعبہ بن الحجاج۔سفیان الثوری۔ سعید بن سنان ،وغیرہ۔
4: (أَبِي صَالِحٍ) ذکوان ابی صالح السمان تیمی الزیات مدنی۔
وفات:101ھ
مقام وفات: مدینہ منورہ۔
رہائش: مدینہ ، کوفہ۔
اساتذہ:ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔ جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہما۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا۔
تلامذہ:ابوعمروبن علاء الحزاعی۔رجاء بن حیوۃ۔مسلم بن یسار اسلولی السلمی، وغیرہ۔

www.abmqurannotes.com

5: (أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)ابو ہریرہ ،عبدالرحمن بن صخر الدوسی یمانی۔
ولادت: 21قبل ہجرت۔
وفات:59ھ
مقامِ وفات: مدینہ منورہ۔
تلامذہ:سالم بن عبداللہ بن عمربن خطاب۔شہر ابن حوشب۔ سعید ابن المسیب ،وغیرہ ۔

حدیث نمبر 9

((حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (("الطِّيَرَةُ شِرْكٌ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ ثَلَاثًا، وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ".)) 14

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: ”بدشگونی شرک ہے اور ہم میں سے ہر ایک کو وہم ہو ہی جاتا ہے لیکن اللہ اس کو توکل سے دور فرما دیتا ہے“۔

شرح حدیث

اسباق حدیث:

1. بدشگونی سے توحید پر ایمان ختم ہونے لگتا ہے ۔
2. بدشگونی سے اللہ تعالی کے اوپر توکل ختم ہونے لگتا ہے ۔
3. خیر اور شر دونوں کا مالک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے ۔
4. پرندے یا کوئی بھی مخلوق براہ راست نفع یا نقصان کے مالک نہیں ہوتے۔

---

(14) (سنن ابوداود، كتاب الكهانة والطير،بَابُ فِي الطِّيَرَةِ[با ب نمبر : 24] بدشگونی اور فال بد لینے کا بیان، حدیث نمبر :3910،شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ تخريج الحديث: «سنن الترمذی/السیر 47 (1614)، سنن ابن ماجہ/الطب 43 (3538)، (تحفة الأشراف: 9207)، وقد أخرجه: مسند احمد (1/389، 438، 440) (صحیح)» باختلاف يسيرأخرجه ابن ماجه (3538) ، وأبو يعلى (5219) ، من طريق وكيع، بهذا الإسناد.وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" (909) ، وأبو داود (3910) ، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار"1/358 و2/304، والشاشي (655) ، وابن حبان (6122) ، والبيهقي في "السنن" 8/139من طرق عن سفيان، به.وأخرجه أبو يعلى (5092) من طريق منصور، عن سلمة، به)

5. اگرکوئی انسان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ بدفالی سے فائدہ اور نقصان ہوتا ہے تو ایسا انسان شرک میں مبتلا ہے ۔
6. طیرۃ ،طیر سے نکلا ہے جس کا معنی ہے پرندہ ، عرب کے لوگ سفر سے پہلے پرندہ اڑاتے تھے اگر وہ دائیں جانب جاتا تو سفر کرتے اور اگر بائیں جانب جاتا تو بدشگونی لیتے اور سفر نہیں کرتے۔
7. ”اللهم لا خير الا خيرک ولا طير الا طيرک ولا اله غيرک“ یہ پڑھنے سے بدشگونی اور وہم رفع ہوجاتی ہے۔
8. اگر کسی کو وہم ہو جائے اور مستقبل سے ڈر لگا رہے تو اسے چاہیے کہ استخارہ کرے تو یہ کیفیت جاتی رہے گی۔
9. بدشگونی کی اصل وہم ہےبس۔ توکل کو ہلا دینے والی صفت ہے۔
10. کسی نے مہینہ کسی نے جگہ کسی نے کسی حادثہ کو برا مان لیا تھا اور بدشگونی لینے لگ گئے تھے، یہ غلط طریقہ ہے۔
11. ماہ صفر میں کوئی نحوست نہیں۔
12. کسی شخصیت کو منحوس سمجھنا جائز نہیں۔
13. گھر سے نکلنے کے لیے "بسم اللہ توکلت علی اللہ۔۔" کہہ کر نکلنا چاہیے نہ کہ جاہلیت کی طرح پرندے اڑا کر
14. ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو جب کسي نے کہا کہ سفر مت کرو کیونکہ چاند عقرب میں ہے تو جواب میں ۔ہم پرندے دیکھ کر یا چاند دیکھ کر گھر سے نہیں نکلتے ہم تو بس اللہ کا نام لے کر گھر سے نکلتے ہیں۔
15. بدشگونی کا علاج توکل سےہی ممکن ہے۔
16. یہ بد شگونی میں مبتلا لوگ کاہن اور نجومی کے پاس بھی جاتے ہیں ایسے لوگوں کی 40 دن کی عبادات قبول نہیں ہوتیں۔اور اگر ان کی باتوں پر یقین کرلے تو وہ رسالت کا منکر ہوجاتا ہے۔
17. بعض اتنے وہمی ہوتے ہیں کہ قرآن سے بھی فال نکالنے لگ جاتے ہیں، قرآن کا لفظ رحمن آجائے تو خوش اگر شیطان آجائے تو گھبرا جاتے ہیں۔ اس سے بڑی بدنصیبی کیا ہوگی کہ قرآن سے ہدایت لینے کے بجائےاس سے فال نکالنا شروع کردے۔
18. نبی ﷺ کا ارشاد ہے جسے وہم نے روک لیا اس نے شرک کیا۔ من ردتہ الطیرۃ فقد اشرک

www.abhqurannotes.com

راویوں کا تعارف:

1: (مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ)محمد بن كثير العبدى البصرى
کنیت: ابوعبداللہ۔
ولادت: 133ھ
وفات:223ھ
رہائش: بصرہ۔
اساتذہ:سفیان الثوری۔ شعبہ الحجاج۔ عبداللہ بن مبارک، وغیرہ۔
تلامذہ:احمد ابن حنبل ۔القاسم بن سلام الہروی۔خلیفہ بن خیاط العصفری، وغیرہ۔
2: (سُفْيَانُ) سفیان بن سعید بن مسروق بن حمزہ الثوری الکوفی
کنیت : ابوعبداللہ۔
ولادت:97ھ
وفات:161ھ
مقامِ ولادت: کوفہ
مقامِ وفات:بصرہ
رہائش: کوفہ ، بصرہ ، مکہ ، مدینہ۔
اساتذہ: حمید الطویل البصری۔عبداللہ بن عن بن ارطبان۔ سعید بن مسروق ابوسفیان، وغیرہ۔
تلامذہ: عبدالحمید بن عبدالرحمن الکوفی الحمانی۔ ابوسعید ابراہیم بن طہمان بن شعبہ الخراسانی الہروی، وغیرہ۔
3: (سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ) سلمہ بن کہیل بن حصین بن تمارج بن اسدالحضرمی الکوفی الکہیلی۔
(منجویہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ مسلم کے رجال میں سے ہیں)
کنیت :ابویحیٰی۔
ولادت:47ھ
وفات:121ھ
رہائش:واسط، حضرموت، کوفہ۔
اساتذہ:بکیر بن عبداللہ بن الاشج ابوعبداللہ۔ سوید بن غفلہ بن عوسجہ الجعفی الکوفی۔ ذرین بن عبداللہ الہمدانی الموہبی الکوفی۔
تلامذہ: شعبہ الحجاج۔ حماد بن سلمہ بن دینار البصری الربعی۔ سفیان الثوری، وغیرہ۔
4: (عِيْسَى بْنِ عَاصِمٍ)عیسی بن عاصم الاسدی الکوفی
رہائش: ارمینیہ ، کوفہ
اساتذہ: زربن حبیش الاسدی۔ فروۃ بن نوفل الاسجعی، وغیرہ۔
تلامذہ: سلمہ بن کہیل الحضرمی۔ معاویہ بن صالح الحضرمی۔سعید بن المرزبان ، وغیرہ ۔
5: (زِرِ بْنِ حُبَيْشٍ) زربن حبیش بن حباشہ بن اوس بن بلال بن سعد بن حبال بن نصر الاسدی الکوفی۔(تابعی)
کنیت: ابومطرف، ابومریم۔
وفات:82ھ
رہائش: کوفہ، دمشق۔
اساتذہ: عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ۔ عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ۔ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، وغیرہ۔
تلامذہ: امام اعمش سلیمان بن مہران۔ سعید بن المرزبان البقال العبسی۔ عاصم بن بہدلۃ ابی النجود الاسدی، وغیرہ۔
6: (عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ) جلیل القدر صحابی ۔
وفات:32ھ

www.abmquurannotes.com

حديث نمبر 10

وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ، يَقُولُ: " صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ "، وَيَقُولُ: " بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ، وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى "، وَيَقُولُ: " أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ "، ثُمَّ يَقُولُ: " أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ، مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا

فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ ". [15]

عبد الوہاب بن عبد المجید (ثقفی) نے جعفر (صادق) بن محمد (باقر) سے روایت کی انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جا تیں، آواز بلند ہو جا تی اور جلال کی کیفیت طاری ہو جا تی تھی حتیٰ کہ ایسا لگتا جیسے آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں فر ما رہے ہیں کہ وہ (لشکر) صبح یا شام (تک) تمھیں آلے گا اور فرماتے "میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں "اور آپ اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر دکھا تے اور فرماتے۔" (حمدو صلاۃ) کے بعد بلا شبہ بہترین حدیث (کلام) اللہ کی کتاب ہے اور زندگی کا بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ زندگی ہے اور (دین میں) بد ترین کا وہ ہیں جو خود نکا لے گئے ہوں اور ہر نیا نکا لا ہوا کا م گمراہی ہے پھر فرماتے: "میں ہر مو من کے ساتھ خود اس کی نسبت زیادہ محبت اور شفقت رکھنے والا ہوں جو کوئی (مومن اپنے بعد) مال چھوڑ گیا تو وہ اس کے اہل و عیال (وارثوں) کا ہے اور جو مومن قرض یا بے سہارا اہل و عیال چھوڑ گیا تو (اس قرض کو) میری طرف لو ٹا یا جا ئے (اور اس کے کنبے کی پرورش) میرے ذمے ہے۔

شرح حدیث

اسباق حدیث:

1. بدعت کا مطلب ہے ایک ایسی شریعت دین کے نام پر یا دینی امور میں گھڑ لی جائے جو نبی ﷺ اور صحابہ کے زمانے میں نہ تھی

---

(15) (صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، بِابُ تَخْفِيفِ الصَّلاَةِ وَالْخُطْبَةِ] باب نمبر: 13] نماز اور خطبہ مختصر پڑھانے کا بیان، حدیث نمبر :867[2005]۔ الحديث أخرجه مسلم في (كتاب الزكاة)، (باب الحثِّ على الصدقة ولو بشقِّ تمرة أو كلمة طيبة، وأنها حجاب من النار)، حديث (1017)، وانفرد به عن البخاري، وأخرجه النسائي في (كتاب الزكاة)، (باب التحريض على الصدقة)، حديث (2554)، وأخرجه ابنُ ماجه في (المقدمة)، (باب من سَنَّ سُنَّة حسنة أو سيئة)، حديث (203))

www.abmquranotes.com

2. دینِ اسلام مکمل ہوچکاہے نہ اس میں کچھ بڑھانے کی گنجائش ہے نہ ہی گھٹانے کی گنجائش ہے ۔
3. تمام بدعات چاہے چھوٹی ہوں یا بڑی حرام ہیں ۔
4. ہربدعت گمراہی ہے اور گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے ۔
5. یہ دین اسلام کا بہت بڑا پیمانہ ہے جس سے صحیح اور غلط کو ناپا جاسکتاہے ۔
6. نبی کریمﷺ کا طریقہ نجات کا ذریعہ ہے ۔
7. نبی کریمﷺکے طریقہ کے علاوہ کوئی طریقہ قابل قبول نہیں ہوگا۔
8. جو لوگ بدعات میں مبتلارہے ان کو حوضِ کوثر سے ہٹادیا جائے گا۔
9. "من احدث" والی حدیث ، علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین والی حدیث میں بھی یہ الفاظ آئے ہیں۔
10. اس کے نقصانات: نبی کی مخالفت ہوگی، رسول سے آگے بڑھنے والی بات ہوگی (لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ)، أپنے راستے کو غلاظت سے بھردینے کے مترادف ہوگا۔
11. بدعت مکفرہ اسلام سے خارج کردے گی جیسے قدریہ اور جہمیہ والی بدعات، بدعت مفسقہ انسان کو گناہ گار کردے گی فاسق بنادے گی جیسے خوارج کی بدعت ہے۔
12. جو بدعت کرتا ہے وہ آیت "الیوم اکملت" کے خلاف جارہا ہے۔ گویا کہ اسے اس آیت پر بھروسہ نہیں ہے۔
13. امام مالک فرماتے ہیں: جو بدعت کرتا ہے وہ دراصل امانت مصطفی پر شک کرتا ہے۔ نبی ﷺ کے صادق اور امین ہونے پر شک کرتا ہے۔
14. مقصد شریعت سےدور کرنا اور فرقوں میں الجھا دینا یہ بدعت کے نقصانات میں سے ہے۔
15. وقت ،عمر اور طاقت ضائع کرنے کے مترادف ہے۔

راویوں کا تعارف:

1: (مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى)محمد بن المثنى بن عبيد بن قيس بن دينار العنزى البصرى۔
کنیت: ابوموسیٰ۔
لقب :الزمن
ولادت:167ھ
وفات:252ھ
مقامِ وفات:بصرہ۔
رہائش: بصرہ ، بغداد۔

www.abmquranotes.com

اساتذہ: عبداللن بن حمران بن عبداللہ بن حمران بن ابان۔ عثمان بن عثمان الغطفانی، وغیرہ ۔
تلامذہ: امام طبری محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن ابوجعفر الطبری۔ امام مسلم۔عبداللہ بن احمد بن حنبل ، وغیرہ۔
2: (عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ) عبدالوہاب بن عبدالمجید بن الصلت بن عبید اللہ بن احکم بن ابو العاص بن بشر بن عبید الثقفی البصری۔
(منجویہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ رجال صحیح مسلم ہیں)
کنیت : ابومحمد۔
ولادت:108ھ
وفات:194ھ
رہائش: بصرہ۔
اساتذہ: حمید الطویل البصری۔مالک بن دینار۔ ایوب سختیانی، وغیرہ۔
تلامذہ: اسحاق ابن راہویہ۔ احمد بن ثابت الجحدری۔ یحیی بن سعید الجوہری، وغیرہ ۔
3: (جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ)جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہاشمی قرشی المدنی۔
لقب: الصادق۔
کنیت: ابوعبداللہ۔
ولادت:80ھ
وفات:148ھ
مقامِ پیدائش:مدینہ۔
مقامِ وفات:مدینہ۔
اساتذہ: مجاہد بن جبیر۔ ابن شہاب الزہری، وغیرہ ۔
تلامذہ: سفیان الثوری۔ سفیان ابن عیینہ۔ امام مالک، وغیرہ۔
4: (عَنْ أَبِيهِ) محمد بن علی بن حسین بن علی الہاشمی قرشی مدنی ، المعروف محمد الباقر۔
لقب: سجاد، باقر۔
ولادت:56ھ
وفات:144ھ
مقامِ ولادت: مدینہ
مقامِ وفات:مدینہ
رہائش:مدینہ، بلادِ شام۔
اساتذہ: حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما۔ جابر ابن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہما۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ، وغیرہ۔
تلامذہ:جعفر الصادق۔امام ابوحنیفہ۔القاسم بن فضل الحدانی، وغیرہ۔
5: (عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ) جابر بن عبداللہ بن عمروبن حرام بن ثعلبہ بن کعب الخزرجی السلمی الانصاری المدنی۔
کنیت : ابومحمد ، ابوعبداللہ، ابوعبدالرحمن۔
ولادت:16قبل ہجری
وفات:78ھ
مقامِ وفات :مدینہ
جملہ روایات :1540 تقریبا

* * *

www.abmquarnotes.com